اخبار نور افشاں لودھیانہ

اشتہار قیمت

اخبار ہفتہ وار ہر
پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے
قیمت اسکی پیشگی ہر خاص و عام سے
بلا محصول صہ اور معہ محصول
صہ سالانہ مقرر ہے - کارسپانڈنٹوں
کو اخبار مفت دیا جاتا ہے
بشرطیکہ مضمون بھیجتے
رہیں

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

ریویو

کسی صاحب
کی خدمت میں یہہ
اخبار روانہ نہیں ہوتا -
جن خریداروں کو اخبار بند کرنا
ہو - وہ بذریعہ کارڈ اطلاع دیں
اخبار واپس نہ فرماویں مضامین مفید
عام مفت شائع ہوتے ہیں اشتہارات
فی سطر

نمبر ۲۸ - جلد ۱۵

مطبوعہ ۱۴ جولائی بروز پنجشنبہ ۱۸۸۷ء

قیمت فی پرچہ ۲ پائی
سالانہ معہ محصول صہ

نور افشاں

۱۶ - جولائی ۱۸۸۷ء

معتبر ذریعہ سے ہمکو معلوم ہوا کہ سیالکوٹ سکاچ مشن کے پادری فضل سنگہ صاحب نے گورنمنٹ میں اس مضمون کی عرضی دی ہے - کہ پنجابی عیسائیوں کی ایک خاص پلٹن بھرتی کیجاے - و یہہ بھی معلوم ہوا کہ یہہ عرضی منظور ہو گئی ہے - یہہ خبر ہمارے مسیحی بھائیوں کے لئے نہایت مسرت بخش ہے ہم امید کرتے ہیں کہ اس وقت ایک عمدہ پہلوانوں کی فوج تیار ہو سکتی ہے جو دلیپ سنگھ کے مقابلہ میں خوب کام دیگی - ہندوستان کی تمام فوجوں سے یہہ فوج زیادہ جان نثار اور بہادر ہوگی +

دلیپ سنگھ کی بابت اس ہفتہ ایک اور خبر سُننے میں آئی - صاحب کوہ نور بحوالہ سول اینڈ ملٹری گزٹ لکھتے ہیں کہ دلیپ سنگھ کے جاسوسوں نے امیر کابل سے درخواست کی تھی - کہ وہ دلیپ سنگھ کو مدد دیں اور بشرط کامیابی علاقہ آنروے سندھ جو پہلے ہی کبھی افغانی حکومت کا حصہ تھا - اُن کی نذر کیا جائیگا - لیکن امیر نے اِس کے جواب میں کہا کہ وہ اُسوقت تک ایسے کام میں حرکت نہیں کر سکتے جبتک کہ اُن کو یہہ یقین نہو جاوے کہ وہ بھی کوئی عمدہ نتیجہ بر آمد ہو سکتا ہے ،، - +

اِس بات کا یقین مشکل سے ہو سکتا ہے - بالفرض اگر یہہ بات غلط بھی ہووے - تاہم ایسی خواہش ظاہر ہے کہ سیاک پر کیا اثر ڈالا کرتی ہیں - ضرور ہے کہ دلیپ سنگھ کچھہ نہ کچھہ کرے - اور اُسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ چل حالات پر باعث گھبراہٹ اور تردد ہو - فی الحال تو ویسی خبرات کے خیال میں اُس کی حالت اِس پنجابی مثل کے مطابق ہے —
اُٹھہ نہ سکدی نٹی منہہ گوڈیا آندا

حنفی مسلمان

امرتسر سے ایک صاحب نے ہمارے پاس ایک مضمون عنوان مذکورہ کے متعلق بھیجا ہے چونکہ وہ شاہی زبان اور شاہی حروف (روسن) میں ہے بہت دقت اور مشکل سے پڑھکر کسیقدر اُسکا مطلب ہماری سمجھ میں آیا ہے - چونکہ ہمارا کاتب رومن علم سے نابلد ہے اسلئے وہ لکھی پڑھی ہارنے سے بھی مجبور ہے - اس لئے اُس مضمون کا خلاصہ یہاں درج کرتے ہیں - امید ہے کہ ہمارے محمدی بھائی ضرور کچھہ نہ کچھہ اُس سے فائدہ حاصل کرینگے اور یہہ بھی ہم دیکھینگے کہ وہ اسکا کیا جواب دیتے ہیں +

،، حنفی مسلمانوں کے نزدیک اور اُنکی فقہ کی کتابوں کے رو سے جو شخص حضرت محمد کا انکار کرے وہ **مرتد** ہے - اگرچہ پھر اپنے قصور سے اور اِس گناہ کبیرہ سے توبہ کرے تو اُس کی **توبہ** منظور نہیں ہو سکتی - چنانچہ ذیل کی دو مثالوں سے ثابت ہے +

اوّل خلیفہ ابوبکر ایکدن نماز پڑہ رہے تھے کہ اُنہوں نے ایک عورت کو نبی کے حق میں بُرا کہتے سُنا - نماز سے خارج ہو کر خلیفہ نے فرمایا کہ اِس عورت اور اُسکے خاوند کو حاضر کرو - خاوند نے عرض کی کہ یا حضرت قصور تو اِس عورت کا ہے میرا کیا گناہ اور اب یہہ عورت توبہ کرتی ہے - فرمایا - کہ اِس کی توبہ قبول نہیں ہو سکتی - تیری توبہ قبول ہے - مگر بخشش تیری بھی نہیں ہو سکتی لہذا دونوں کو قتل کروا دیا - اور اُن کی جائیداد ضبط +

دویم - امرتسر میں مرزا نور علی پر بھی یہی گناہ ثابت کیا گیا تھا - اور اُس کی بیوی حنفی شریعت کی رو سے اُس سے چھین گئی - اگرچہ اُسنے معافی بھی مانگی مگر مولوی نظیر حسین صاحب نے توبہ قبول نہیں کی - بلکہ صاف فرمایا

کہ تمہاری جائداد ضبط کرنی چاہئے - +

ایسے گنہگاروں کا نکاح نکاح نہیں رہتا +

پس جب یہہ حالت ہے - کہ مرتد توبہ پر بھی مرتد ہی رہتا ہے - تو یہاں سوال لازم آتا ہے - کہ وہ محمدی جو عیسائی ہو جاتے ہیں اور محمد صاحب کا نہ صرف انکار ہی کرتے ہیں - مگر اکثر بُرا کہنے میں بھی کوتاہی نہیں کرتے - وہ پھر کسطرح محمدی ہوسکتے ہیں مجھے بڑی حیرانی ہوتی ہے کہ ایسے اشخاص جب پھر محمدی ہونے کی درخواست کرتے ہیں - تو وہ فوراً قبول کئے جاتے ہیں - اور اُنکا نکاح بھی قائم رہتا ہے - اب حنفی صاحبان میرے اِن دو سوالوں کا جواب مہربانی سے عنایت فرماویں +

(۱) کیا اگر عیسائی حضرت محمد کو بُرا کہیں تو وہ مرتد نہیں؟ اپنی شریعت سے ثابت کیجئے +

(۲) اگر وہ مرتد ہے - تو پھر کسطرح محمدی ہوسکتا ہے؟

چیت رامئی عیسائی

ہمارے اس عنوان کو دیکھکر ناظرین حیران ہونگے - کہ یہہ کون اور کس قسم کے عیسائی ہیں - ہمیں یاد ہے کہ نور افشان کے کسی گذشتہ پرچہ میں ہم نے ایک خبر اِس مضمون کی شائع کی تھی کہ ممالک مغربی شمالی میں ایک گمنام مسیحیوں کا فرقہ ہے - ویسے ہی یہہ ایک گمنام مسیحیوں کا فرقہ پنجاب میں ہے - جس کی کیفیت اس طرح پر ہے کہ +

لاہور سے جنوب مغرب کی جانب دریائے راوی کے کنارے ایک گانوں **بہچوکے** شرق پور کی تحصیل میں واقع ہے - وہاں ایک کھتری قصبہ بنام چیت رام رہتا ہے - جو اپنے آپ کو عیسائی بتلاتا ہے - جابجا سیکڑوں اُس کے چیلے اور مُرید ہیں - خاص اُس کے پاس اُس کی خدمت کے لئے ۱۵۰ چیلے حاضر رہتے ہیں - وے سب عیسائی کہلاتے ہیں - یہہ مُرید ہندوں اور مسلمانوں میں سے ہیں - سب آپس میں کھاتے پیتے ہیں - گاہے گاہے عیسائیوں سے بھی ملتے ہیں اور اُن کے ساتھہ کھاتے پیتے ہیں - مسیح خداوند کا علانیہ اقرار کرتے ہیں لیکن بپتسمہ کسی نے نہیں پایا ہوا - بڑی بات یہہ ہے کہ سب کے سب جاہل ہیں - بے علم - اور ایسے متعصب ہیں کہ مسیح کے واسطے جان قربان کرنے کو تیار - اُنکے پاس آجتک کوئی اُستاد یا پادری نہیں پہنچا - گذارہ اُن کا بھیک مانگنے پر ہے - تاہم یہہ شخص ایسا دولتمند ہے - کہ ہزاروں روپیہ ایک آن کی آن میں خداوند مسیح کے نام پر اُڑا دیتا ہے - کوئی چیز اُس سے مسیح کے واسطے مانگو فوراً دینے کو تیار - اُسنے کئی ایک گانوں میں گرجے بنا رکھے ہیں خاص بہچوکے میں ایک بڑا گرجا بنایا ہوا ہے - اُس کی درخواست ہے کہ ایک مسیحی اُستاد لائق اُس کو ملے - وہ اپنی گرہ سے اُسکا خرچ دینے کو تیار ہے - دو روپیہ روز اور کھانا کپڑا دیسکتا ہے - اور دینے کا وعدہ کرتا ہے صرف اس شرط پر کہ مسیح کے نام کی مُنادی کرے اور اُس کو دن میں صبح تیسرے پہر رات کو پنجابی زبان میں انجیل کی کتھا سُنایا کرے +

اِس چیت رام کا ایک مُرید سوداگر سنگہ نام رئیس ہے - جو چیت رام اور مسیح کے واسطے اپنی کل جائیداد وقف کرنے کو تیار ہے وہ بھی ایک مُنادی کی درخواست کرتا ہے - اور اپنے گانوں میں گرجا بنانے کو تیار ہے - ۱۰ ماہ ساون میں چیت رام اپنے گانوں میں ایک بڑا بھاری میلہ کرنے والا ہے جسمیں اُسکے کل مرید شامل ہونگے اور اِس تقریب پر وہ اپنا کل دنیوی اسباب یہاں تک کہ بدن کے کل کپڑے بھی مسیح خداوند کے نام پر غریبوں کو دیدیگا - ایک چیتھڑا بھی بدن پر رکھنا حرام سمجھتا ہے - اُسکے بعد اگر کسی نے کپڑا دیدیا تو پہن لیگا +

انجیل کی تعلیم اِن کے درمیان بہت ہی کم ہے - جہالت کے خیالات بہت ہیں - بڑے ہی تعجب کی بات ہے - کہ کسی شخص نے آجتک اُنکے درمیان کوئی اُستاد نہیں گیا - سب عیسائیوں اور پادریوں کی نسبت وہ لندن کے پادریوں کو بہت پسند کرتا ہے اِس لئے ہم امید کرتے ہیں کہ چرچ آف انگلنڈ کے پادری صاحبان اِس طرف توجہہ کرینگے - چونکہ یہہ سب لوگ جاہل اور بے علم ہیں - اور اُنہوں نے چیت رام سے مسیح کی بشارت سُنی اِس لئے وہ اپنے آپ کو چیت رامئی عیسائی کہتے ہیں +

جہالت اِن میں اسدرجہ تک ہے - کہ چیت رام کو بمنزلہ اوتار مانتے ہیں - حالانکہ وہ سب کو منع کرتا ہے - اور دھکّے دیکر نکالدیتا ہے - اور صاف کہتا ہے - کہ میں بھی آدمی ہوں - مسیح سب کچھ ہے - تاہم اُس کی عزت حد سے زیادہ کرتے ہیں +

اِس چیت رام کا یہہ قول ہے - کہ میں کچھ نہیں - مگر اتنا ضرور جانتا ہوں - کہ کوئی ایسی روح ہے - جو عوام کو اسطرف کھینچ لاتی ہے - +

آخر میں ہماری التماس ہے - کہ ضرور کوئی خدا کا بندہ اِن کی خبر لیوے +

ایک معزز اور شریف دیسی پادریصاحب نے

ہم کو ایک پرائیویٹ خط میں ایک فقرہ تحریر کیا ہے جسکا اظہار ناظرین پر بھی مناسب سمجھتے ہیں - وہ لکھتے ہیں کہ "امرتسر الاکرسچین ایسوسی ایشن جو ہوگا یا ہوگیا - میرے نزدیک ایک فضول شغل ہے - دیگر پادریصاحبان وہ کام کر رہے ہیں جو وہ کرنے کا ارادہ کرتے ہیں - اور پھر یہہ کرہی کیا سکیگا - ایک تجویز تعمیل ٹھہریگا" +

ہم پادریصاحب کی اِس رائے سے متفق نہیں ہوسکتے - اِس قسم کے شغلوں سے ضرور کچھہ نہ کچھہ نکلیگا - دو باتوں میں سے ایک بات تو ضرور ظاہر ہوگی - اول تو یہہ کہ مسیحیوں کی دنیوی بہتری و بہبودیکا انتظام - دوئم اگر یہہ نہ ہوسکا تو کم ہمتی کے لئے کافی ثبوت ہوگا - اور یہہ جو آپ فرماتے ہیں کہ پادریصاحبان وہ کام کر رہے ہیں جو یہہ کرنے کا ارادہ کرتے ہیں - بجا ہے مگر ولائتی پادریصاحبان ہماری حالت سے ایسے واقف نہیں ہوسکتے جیسے ہم خود - ہم آپ اپنی حالت کو دیکھکر موجودہ حالات کے مطابق اپنی بہتری کے لئے اچھی باتیں سوچ سکتے ہیں بشرطیکہ فائدہ علم مدِ نظر ہو - اور فضول باتوں کی بحث درمیان نہ آوے - جیسے اسی ایسوسی ایشن کے جلسہ میں ہوا - کہ عیسائی کوٹ پتلون نہ پہنیں بھلا یہہ کبھی ہوسکتا ہے - عیسائی اردو تانغنوا ہی پہنتے ہیں - خواہ زمانہ

مراسلات

رسالہ محمد بے کرامت من تصنیف پادری جی ایل ٹھاکرداس صاحب

بجواب رسالہ معجزات محمدیہ مولفہ مولوی غلام نبی صاحب

محاکمہ

تو ترازو میں تولا گیا اور کم نکلا

بہت شور سُنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

آج پھر ہمارا قلم خامہ فرسائی کے میدان میں رواں دواں آتا ہے آج یہہ کیسی بڑی اُمنگ میں معلوم ہوتا ہے کہ تھامے نہیں تھمتا یہہ کسی جوش میں نظر آتا ہے کہ روکے نہیں رُکتا۔ کیا یہہ کسی گیسوئے مشکین زلف سیہ فام گرہ گیر یا کسی کج کلاہ چہرہ سادہ گلگون ملیح یا تن سیمین کا بیان کرنا چاہتا ہے کہ اسقدر تیز رفتاری سے خراماں ہے۔ یا کسی گل لالہ گل عنبر یا کسی اور نخیل خوشبوئی کے تذکرہ میں مصروف ہونا چاہتا ہے۔ کیا یہہ کسی آفت زدہ تکلیف دیدہ یا مصیبت زدہ کا حال بیان کرنا چاہتا ہے۔ کیا یہہ کسی قومی ہمدردی پر فرسائی کرنے کو ہے۔ کیا آسمان کی نیرنگیوں فلک کے پھیری کی سرد مہریوں کا بیان کرنے کو ہے۔ نہیں نہیں۔ آج یہہ محض صداقت اور بطلان صداقت کے ذکر میں سرگرم ہے اور کیوں نہو جب مضمون ہی ایسا ہو تو اِس کی تیز رفتاری کیوں ایسی نہو +

رسالہ مندرجہ عنوان ہمارے محترم اور ذوالاحشمت قسیس پادری جی ایل ٹھاکرداس صاحب کی اعلیٰ علمی لیاقتوں اور بے تعصبانہ مذاق کا اور نیز اُسی غیرت کا نتیجہ ہے جو انکو **ربنا یسوع** کے جلال کی خاطر ہے۔ اسی رسالہ کے مطالعہ سے مصنف صاحب کی علمی وسعت اور اعلیٰ درجہ کی معلومات آشکارا ہوتی ہیں۔ یہہ صاحب خاندانِ اہل ہنود سے ہیں۔ اور کئی ایک نادر تصنیفات اُنکے قلم سے ہو چکی ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ سب کے سب محمدی دین پر ہیں۔ کوئی یہہ نہ سمجھے کہ ہم اُن کی تصنیفات کے شاکی ہیں۔ نہیں ہم جانتے ہیں کہ یہہ خدا کے ایک خاص کام کے لئے مخصوص ہیں اور اُن کا مادر دہر ممنونات ہے۔ خدا کا ہمیشہ سے یہہ قاعدہ رہا ہے کہ ہر گاہ کہ کوئی مسیحی دین کا مخالف لن ترانی کرنے اور اپنے بحواس کو شائع کرنے لگتا ہے تو ایک ایک خدا کا بندہ موجود ہو کر جو جواب ترکی بترکی دیتا ہے۔ یہی حال اِن دنوں اہل اسلام کے مصنفوں اور جناب پادری صاحب کا ہے۔ مندرجہ حاشیہ اور تصانیف آپکے محنتوں اور جانفشانیوں سے مزین ہوئے۔ پادری صاحب کا خاصہ یہہ ہے کہ یہہ محققانہ جواب دینے کے علاوہ الزامی جواب ایسے دندان شکن دیتے ہیں کہ معترض کو چون و چرا کرنے کی مجال نہیں رہتی۔ میں نے اُن کی ایک آدھ تصنیف کا جواب دیکھا ہے۔ مگر چہ نسبت خاک را با عالم پاک میاں الہ دیا صاحب متقیمی لودیانہ بھی اُنکے جواب لکھنے میں ایک وقت مستغرق ہوئے تھے۔ مگر اُنکی تعلیمات و تحقیقات معلوم ہیں اور ہم ایسی واہی کتابوں کی دو حبی قدر کر سکتے ہیں +

(۱) اظہار عیسوی بر طبق ہدایت المسلمین مولفہ پادری مولوی عماد الدین صاحب ال ایل ڈی ڈی +
(۲) سیرت المسیح والمحمد
(۳) انفصال ولادت مسیح
(۴) عدم ضرورت قرآن
(۵) براہین احمدیہ پر مسلسل ریویو۔ جس کی صورت رسالہ میں شائع ہونے کی ہم سفارش کرتے ہیں +
(۶) یہی رسالہ محمد بے کرامت

ہم کو پادری صاحب سے ایک گلہ بھی ہے۔ اور وہ یہہ ہے کہ صاحب موصوف نے جتنا مناسب نہ تھا۔ اُتنا اچھا اسلام کا کیا۔ مگر جس مذہب سے آپ تھے اُس کو جہانتک کہ ہمارا علم ہے بالکل بالائے طاق کہہ دیا۔ اگر یہہ خیال درست ہے تو صاحب شایان الاعلیٰ سے ملتمس ہیں کہ محمدی دین کو جو فی الحقیقت آفتاب برلب بام ہے اور واقعی پوری شکست کھا چکا ہے چھوڑ دیں۔ کیونکہ گو اسکے متقدین کبھی کبھی کچھ کچھ بولتے ہیں مگر مُردہ کو کون جلا سکتا ہے اُن کو مناسب ہے کہ اہل ہنود کیطرف بھی جنکی آبادی قریباً دو تہائی سے ہندوستان میں زیادہ ہے ذرا متوجہ ہوں اور اُن کو بھی اپنی وقت میں سے تھوڑا بہت حصہ دیں +

اُدھر مولوی غلام نبی صاحب بھی امرتسر کے زمانہ موجودہ کے ممتاز اور فخر اہل اسلام ہیں۔ ہم کو پادری صاحب اور مولوی صاحب دونوں سے بذات خود نیاز حاصل ہے۔ مولوی صاحب بھی اپنی جگہہ پر متکلم ہیں اور کسی ایسے ویسے کچی گسٹ کے قابو کے نہیں۔ مندرجہ حاشیہ تصنیفات اُن کی ہیں۔ سوائے نمبر اوّل کے باقی سب کی سب ہمنے بنظر تامل و تعمق دیکھی ہیں +

(۱) تحقیق الاسلام -
(۲) تصدیق الاسلام -
(۳) عصمت الانبیا -
(۴) یہی رسالہ معجزات محمدیہ - +

پادری صاحب اور مولوی صاحب کی باقی تصنیفات پر ہم تو رائے دینے سے معذور ہیں۔ مگر آخر الذکر کے نمبر چار اور اوّل الذکر کے نمبر چھہ جو دونوں اسوقت ہمارے روبرو ہیں اُنپر کچھہ ہدیہ ناظرین کرنا چاہتے ہیں +

مولوی صاحب موصوف نے اپنے تقریباً ۳۲ صفحہ کے رسالہ میں اِس امر کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ محمد صاحب نے وہ معجزہ کئے جسکو وہ علمی قدرتی (یعنے اجمالی و تفصیلی) اور عقلی کے نام سے نامزد کرتے ہیں اور پادری صاحب نے بھی تیس صفحوں میں انہی امور پر مباحثہ کیا ہے اور دکھایا ہے کہ علمی قدرتی و عقلی پیش کردہ معجزات کی کیا وقعت ہے۔ اور اُسپر مزید یہہ کیا ہے۔ کہ معجزات علمی کے تتمہ میں بھی معجزات جا بجا لکھے ہیں۔ اور آگے بھی معجزات قدرتی کے ضمیمہ میں انکار معجزات پر ایک مدلل و دلکش تبصرہ لکھا ہے +

وقت نہیں ہے کہ ہم ادھر سوال اور اُدھر جواب ہدیہ ناظرین کریں جو صاحب چاہیں خود دیکھ لیں۔ مگر ہم ذیل کے چند امور گوشگذار کرنا چاہتے ہیں +

اول۔ ہم مولوی صاحب کی کوشش اور انشاپردازی کی داد دیتے ہیں۔ اُنکی طرز بیان اُنکے الفاظ کی مناسبت اُنکے تحریر کی بلاغت کی ہم تعریف کرتے ہیں مگر نفس مضمون پر جو کچھ اُنہوں نے لکھا ہے جہلا کے لئے خون کیا ہو پر توقعت لیکو نہ ہو اہل الرائے اور سخن سنجوں کے نزدیک کم از کم آئیو سو تو ضرور ہے۔ معلوم ہوتا ہے بلکہ اُن کی کتاب دیکھنے سے صاف ثابت بھی ہوتا ہے کہ صاحب مشارٌالیہ نے تسلیم کئے ہوئے مسئلوں کو ثابت کرنا چاہا ہے گویا کہ مسلّم امر کے واسطے نئے نئے مواد اور مواضع تلاش کرتے ہیں جنسے اُنکا مسلّم شدہ مسئلہ دوسروں کے دل نشین ہوجائے ہم اتنا کہتے ہیں کہ جو بیان مولوی صاحب نے نبی عرب کے معجزوں کا کیا ہے۔ وہ سراسر نامکمل ہے اور اہل دل کبھی ایسی بودہ اور بھدی دلائل کو مان نہیں سکتے۔ اس میں شک نہیں کہ محمدی صاحبوں کے نزدیک یہہ لاجواب رسالہ ہے یا کم سے کم تھا مگر محققوں کی سمجھ میں جو محمد صاحب کے گویا پوتروں سے واقف ہیں ایسی تحریرات کی کچھ قدر نہیں ہے۔ اور نہ ہو سکتی ہے۔ کوئی محمدی یہہ نہ سمجھ بیٹھے کہ وہی صرف اسلام سے واقف ہیں خدا نے سیر کو سوا سیر بنایا ہے۔ ہم اِس رسالہ کی نسبت حضرت دانیال کی کتاب کے زریں مقولہ لکھتے ہیں۔ تو ترازو میں تولا گیا اور کم نکلا۔ +

(۲) پادری صاحب کی نسبت ہم صرف یہہ کہکے ختم کرتے ہیں کہ آپ نے جو کچھ لکھا خوب اور نہایت خوب لکھا۔ مگر لکھنے کے حق کو پورا نکیا۔ مراد ہماری یہہ ہے کہ آپکی کتاب جواب کے لحاظ سے کافی ہے مگر تصنیف کے لحاظ سے نامکمل ہے۔ بدیں وجہ کہ آپنے حق تصنیف پورا نکیا۔ اگر ذرا اور کوشش کرتے تو جناب بہت سے ایسے معجزہ لکھ سکتے جو اہل اسلام اور اہل نصارا دونوں کے نزدیک مستند ہیں اور مناسب تھا کہ ایسے مسلّم معجزات نبوی پر آپ ضرور کچھ نہ کچھ لکھتے۔ ہم کو اِسوقت فرصت نہیں کہ معجزات کی ایک لنبی فہرست پیش کریں۔ مگر ہماری رائے میں محمد صاحب بلا طاقت اعجاز نتھے۔ ذیل میں دو چار معجزوں کا بطور نمونہ ہم بھی ذکر کرتے ہیں۔ اور ہم بڑے زور سے کہتے ہیں کہ آخر الزمان کے واسطے ایسے ہی معجزے ضرور تھے جو اہل نے کئے

(الف)- ہرنی کا معجزہ۔ کہتے ہیں کہ ایکدفعہ آنحضرت بعض یا بتقریب شکار جنگل میں گئے اور ایک ہرنی کے بچہ کو پکڑ لیا۔ جب واپس آئے تو آنحضرت نے فرمایا کہ اِس بچہ کو پھر لیجاؤ کیونکہ اِس کی ما اِس کو ڈھونڈھ رہی ہے۔ چنانچہ جب حضرت نے فرمایا تھا صحابہ نے جاکے ویسا ہی پایا کہ ہرنی اپنے بچہ کی خاطر چارسو دوڑ رہی تھی۔ چنانچہ اِس معجزہ کو دیکھکے بہت سے لوگ آنحضرت کی نبوّت کے قایل ہو گئے اور کہنے لگے

مُحَمَّدُ الرّسول اللہ +

(ب) ایک دفعہ آنحضرت جنگل میں جا رہے تھے اور چند صحاب ہمراہ تھے کہ آنحضرت کو قضا حاجت کی ضرورت ہوئی۔ کوئی پردہ نظر نہ آیا۔ آخر دو درخت دیکھے اور اُنکو حکم دیا کہ پردہ بناؤ چنانچہ ہر دو درخت خم ہو کے ایک دیوار سی بن گئی اور آنحضرت آرام سے فارغ ہو گئے۔ زمین نے فضلہ برآمدہ کی اتنی تعظیم کی کہ معاً نگل گئی۔ +

اِسطرح کے ہم دس بیس پچاس معجزہ لکھ سکتے ہیں پر ہماری رائے ہے کہ اثبات نبوت کے لئے یہی بس ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے بڑے متکلم مولوی غلام نبی صاحب اِس قبیل کے معجزات کی فہرست بنانے میں اگر ہماری مدد کریں تو ہم بہت جلد دو چارسو معجزہ نبوی ایک رسالہ کی صورت میں ہدیہ ناظرین کر سکتے ہیں۔ اور اِس رسالہ کا نام ہم بڑی خوشی سے یہہ رکھینگے۔ اثبات دین محمدی از معجزات نبوی۔ اور ہم کو یقین ہے کہ اِس رسالہ کی اشاعت میں حضرات اہل اسلام ہماری دل و جان سے مدد کرینگے۔ بہو الہ اد

الراقم۔ بندہ ایم حنیف از گورداسپور۔

مشن اسکول کھنّہ

جناب ایڈیٹر صاحب۔ قصبہ کھنّہ ضلع لودیانہ میں یکم جون ۱۸۸۹ء کو حسب الحکم جناب پادری ای۔ پی۔ نیوٹن صاحب مشن اسکول کھولا گیا۔ اِس موقعہ پر تھانیدار صاحب و ممبران کمیٹی اور رئیسان قصبہ ہذا بھی تشریف فرما ہوئے۔ اول کتیرین کی جانب سے ایک مختصر سی تقریر سُنائی گئی اور بعد ازاں صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس اور دیگر صاحبان نے بھی عالی حوصلگی سے مشن اسکولوں کے فوائد کی بابت جو تا ہنوز پہنچ چکے اور پہنچ رہے ہیں دُر افشانی کر کے اِس چھوٹے سے اسکول کے قائم ہونے پر اپنی از حد خوشی ظاہر کی۔ اور صاحبان حاضرین جلسہ نے ایک پرچہ کاغذ پر اپنی رائے بھی تحریر فرمائی جسکا مضمون یہہ تھا۔ ”آج صبح کو بابو جمیل سنگھ صاحب متعینہ قصبہ نے مدرسہ مشن انگریزی کا یہاں افتتاح کیا ہے اور ہم ممبران قصبہ بابو صاحب کی دعوت پر شریک جلسہ ہوئے ہیں ہم اِس کارروائی کو جو بابو صاحب کی پہلی کوشش کا نتیجہ ہے بہت پسند کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ یہہ چھوٹا مدرسہ کچھ عرصہ بعد ایک مستقل اسکول ہو جاویگا۔ اور ہم لوگ اپنے اپنے خیالات کے موافق اعانت بھی کرتے رہینگے،، +

اور صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس نے بھی اپنی رائے تحریر فرمائی

جو یہہ ہے- "میں بھی بالطبع بابو صاحب کے بلانے سے شامل جلسہ ہوا بیشک بابو صاحب کی کارروائی اِس سے زیادہ قابل تحسین ہے جیسا کہ ممبر صاحبان قصبہ ہذا نے اپنی رائے میں ظاہر کیا ہے اور ترقی کی امید یقین کے قابل ہے"- اور سب صاحبان نے اپنے اپنے دستخط اُس پرچہ پر کئے +

اُس وقت ۴۵ لڑکے حاضر تھے- ایک صاحب مسی قصبہ سردار اودے سنگھ صاحب نے اپنی خوشی کے اظہار میں طلبا کو شیرینی بھی تقسیم کی- اور اسطرح بڑی خوشی سے یہہ اسکول کھولا گیا- اور تمام صاحبان بہت خوش معلوم ہوتے تھے +

اِس اسکول میں فی الحال پرائمری انگریزی کی تعلیم ہے- اور چونکہ لڑکوں کو انگریزی کا شوق بہت ہے شمار طلبا روز بروز بڑھتا جاتا ہے- اور امید ہے کہ بہت طالب علم اِس اسکول میں آوینگے- اور اب تک ۶۰ طلبا داخل ہو چکے ہیں- دیگر مضامین کے علاوہ انجیل کی تعلیم طلبا کو دیجاتی ہے- جس سے قصبہ کے بعض بعض لوگ ناراض معلوم ہوتے ہیں گو جو اِس سے واقف ہیں کچھ ناراض نہیں بلکہ خوش ہیں- خدا اپنا فضل کرے کہ یہہ اسکول روز بروز ترقی پر ہو اور بہتوں کو اِس سے فائدہ پہنچے +

راقم- ج- ایس- از کھنہ

خالصہ گزٹ لاہور کی خوبیاں

جناب ایڈیٹر صاحب نورافشاں لودیانہ دام عنایتکم

تسلیم- اول میں نے اخبار نورافشاں خرید کیا تھا جب اُسمیں خالصہ کے برخلاف بابو جیمل سنگھ نے چھاپنا شروع کیا تو میں نے جھگڑہ کو ناپسند سمجھکر لینے اخبار سے انکار کیا- اُس کے بعد میں نے خالصہ گزٹ لینا شروع کیا جب چار چھ ماہ ہو گئے تو اخبار میں نندا سکھوں کے بزرگوں کی جیسے کہ باوا کھیم سنگھ صاحب بھی کل اخبار میں سوائے غدر اور چغلی و بخل کے اور ایک بھی مضمون پایا جو کہ اخبار کا حق ہوتا ہے ایک دو دس پرچے تک لیتے گئے ایڈیٹر صاحب خالصہ گزٹ بند نہ ہوئے- میں نے ایڈیٹر صاحب خالصہ گزٹ کو لکھا کہ پرچہ اپنا بند کرلو اور حساب بھیجدو- جواب خالصہ گزٹ سے حکم آیا کہ "مبلغ ۲ قیمت دو سال دیدو تو بند ہوگا بلکہ ایک دو ماہ سے تم پچھلے سال میں آلودہ ہو گے اور ایک دو ماہ بابت اِس سال کے اسواسطے دو سال کی قیمت ملے جب تک ادا نہ ہوئیگے تو اخبار بند نہ ہوگا" اب لاچار ہوں کہ کیا کروں اور قیمت کس ذریعہ اُن کو دوں ایسا نہ ہووے کہ پوچھنے پوچھانے میں کوئی دن گذر جائے تو یہہ تیسرے سال کا عکس پھر کرا اور شامل ہو جاوے- اُس کو تو پادری نیوٹن صاحب کی معرفت بھیجتی ہے- اب خط پر خط شروع میں ایک خط کالی لیک سے آراستہ کیا ہوا آیا- میں نہیں جانتا کہ اِس کالے خط سے کیا مراد ہے- اور اِس میں للعہ طلب ہوئے ہیں- لاچار یہہ تجویز کیا گیا کہ کسی آدمی کے ہاتھ بھیجدیئے جاویں کرایہ وغیرہ کا کچھ لحاظ نہیں کیا جائیگا کیونکہ ایسا نہو وے کہ کوئی خرابی پیدا ہو جاوے کیونکہ پہلے تو ملے ۲ قیمت اخبار کی طلب تھی- اب للعہ کا بل ہے- میں جناب کا شکریہ ادا کرکے التماس ہے کہ براہ مہربانی یہہ چند سطریں درج اخبار فرماویں اور اُس طرف کی بابت میرے حق میں دعا مانگیں کہ جھگڑے کے بغیر فیصلہ ہو جاوے +

(ایک نیازمند باوا گوردیال سنگھ از فیروزپور)

نورافشاں- باوا صاحب آپ تو خوامخواہ جھگڑوں میں جا پھنسے- نورافشاں صلحکل ہے کیونکہ وہ صلح اور سلامتی کے شہزادہ کا ایلچی ہے- وہ اپنا نقصان بہ نسبت جھگڑے کے زیادہ پسند کرتا ہے- آپ اِس روشنی کیطرف متوجہ ہو ویں- تاکہ اِن اندھیرے کاموں (جھگڑوں) سے آزاد ہو ویں +

منقولات

مے نوشی کیونکر ہندوستان سے دور ہو؟

"آج ہم یہہ دکھانا چاہتے ہیں کہ وہ پرزور کوشش کیا ہو سکتی ہیں جو اِس برائی کو ہمارے ملک سے بیخ و بنیاد سے کھو دیں جو اِس وقت ترقی مے خواری کے معاون ہیں- اُنمیں سب سے بڑا اور خاص سبب گورنمنٹ کی سرپرستی ہے- یہہ ہمارے ملک کے لئے بالکل ایک نئی بات ہے کہ حکومت اِس مذموم تجارت کی سرپرستی کر رہی ہے- اور خود سہولتیں دے کر پرہیزگار لوگوں کو مے خوار بنا رہی ہے اِس کے مقابلے میں ہماری کمزور کوششیں کیا اثر کر سکتی ہیں- مے نوشی کبھی اُسوقت تک نہیں رک سکتی جب تک کہ گورنمنٹ کی طرف سے اُس کی سرپرستی موقوف نہو- اب اگر انگلش گورنمنٹ ایک مذہبی اور اخلاقی گورنمنٹ ہوتی تو ہم لوگوں کے لئے کوئی ضرورت اِس برائی کے انسداد کے لئے تحریک کرنے کی نہ تھی ہمارے مذہب اور ہماری عام رائے اِس کے برا ہونے کا فتوی دیتی ہے- اور ایک ایسی گورنمنٹ جسکو دین یا اخلاق سے کچھ بھی مس ہو کبھی گوارا نہ کریگی کہ ایسے لوگوں میں جنکے کانشنس اِس قدر اِسکے مخالف ہیں ایسی برائی کو اسطرح رواج دے- لیکن جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں ہماری گورنمنٹ روپیہ کی گورنمنٹ ہے- یہہ روپیہ کے مقابلے میں مذہب یا اخلاق کا بہت کم لحاظ کرتی ہے- اور ایسی صورت میں یہہ سمجھ لینا کوئی مشکل امر نہیں ہے کہ جس صیغہ سے گورنمنٹ کو کتنے ہی کروڑ روپیہ کی آمدنی ہوتی ہے اُس کو وہ کب آسانی سے بند کریگی- گورنمنٹ ایک دفعہ نہیں بارہا ظاہر کر چکی ہے کہ وہ شراب کی تجارت کو بند نہ کریگی کیونکہ وہ اِس کے لئے آمدنی کا ایک بڑا ذریعہ ہے- اُس کے نزدیک مے خواری کی روک کے لئے اسیقدر بس ہے کہ شراب پر محصول زیادہ کیا جائے جس سے وہ گراں قیمت پر بکے اور گراں قیمت ہونے پر عام لوگ بمجبوری اُس سے احتراز کرینگے- بظاہر یہہ ایک مضبوط دلیل معلوم ہوتی ہے- لیکن درحقیقت معاملہ بالکل برعکس ہے- شراب کی گرانی اُس کو عام کی نگاہوں میں زیادہ عزیز اور لبھانے والی چیز بنا رہی ہے- اور جو بات ہمیں اِسوقت زیادہ تکلیف دیتی وہ یہی مشاہدہ ہے کہ عام لوگ باوجود گرانی کے کثرت کے ساتھ اُسے استعمال کرنے لگے ہیں- +

از ک- ن-

خبریں

بمبئی کی تحریروں سے معلوم ہوا کہ وہاں موسلا دھار بارشیں ہو رہی ہیں۔ دہلی میں بارش نے خوب نقشہ جمایا۔ شملہ پر سنگرہ نے دھوم سالہ بنائی۔ لنڈن سوتھ کنگٹن میں امپیریل انسٹیٹوٹ کا بنیادی پتھر رکھتے وقت ۱۱ ہزار تماشہ بینوں کا ہجوم تھا۔ آئرلنڈ کے مفلس تارک الوطنوں کو امریکہ والے امریکہ میں ٹھہرنے نہیں دیتے۔ چنانچہ ۴۰ تارک الوطن انگلستان کو واپس بھیجے گئے۔ دہلی کے وکیل بابو ننگوپال ایم۔ اے نے ولایت میں امتحان سٹوڈنٹ شپ میں نمبر اول پر کامیابی حاصل کی۔ خبر ہے کہ کوکے پھر پوشیدہ سوسائٹیاں قائم کر کے منصوبے باندھ رہے ہیں۔ اُن کی جمعیت ایک لاکھ ۲۰ ہزار بیان کی گئی ہے۔ وسط ایشیا میں روسیوں کی تجارت کو روز افزوں ترقی ہے۔ پایونیر اور انگلشمین میں سرحدی کمیشن کی بابت چل رہی ہے۔ ۱۲ ہزار فوج امیر نے خوست میں بھیجدی ہے۔ سردار لاجنگ اتھینز سے قسطنطنیہ کو روانہ ہو گئے۔ لاہور کے چور ذکا مشہور مخبر سعید اکبر ہسل کی سخت قید کا سزایاب ہوا۔ اخبار پالمال گزٹ کا بیان ہے کہ مسٹر گلیڈاسٹون کے اختیارات میں زوال آتا جاتا ہے۔ ۸ اجون کو شاہ روس اور اُن کی بیگم پر ایک طالب العلم نے فائر کی۔ خوش قسمتی سے بچ گئے۔ قاتل گرفتار ہوا۔ جس کو لوگوں نے زدوکوبی سے قریب المرگ کر دیا۔ لنڈن کے جیوبلی ناچ میں مہاراجہ معہ مہارانی کوچ بہار خوب ناچے۔ حضور قیصر ہند نے فرصت میں مہارانی کوچ بہار کے دونوں گال چومے۔ عام لکھتا ہے کہ ہندوستانی ملکہ کے لئے دعائیں مانگنے سے اپنے آپ کو ذلیل کرتے ہیں۔ کیونکہ انگریز جانتے ہی نہیں کہ دعا کس جانور کا نام ہے۔ مہاراجہ بروڈہ کی نسبت خیال ہے کہ وہ زبردستی ولایت کو بھیجے گئے۔ مسٹر لارنس

پر ۹ سو روپیہ اُور ثابت ہوا جس کو وہ فرض بتلاتے ہیں بطریق پیشے۔ سیالکوٹ یونی۔ مشن کے گرجا میں لڑکے اور لڑکیوں کے درمیان پردہ کیا گیا۔ اچھا کیا۔ اڈیٹر رفیق ہند لاہور کا میونسپل کمشنر ہونا آخر گورنمنٹ نے نامنظور کیا۔ اخبار غمخوار ہند لاہور نور افشاں پر افسوس کرتا ہے کہ اُسنے کیوں آریوں کو مسیح کیطرف رجوع لانے کی دعوت کی۔ گذشتہ چہارشنبہ کو انبالہ اور سہارنپور کے درمیان ۴ میل ریل کی سڑک سیلاب سے بہ گئی۔ ڈاک میں بہت ہرجہ ہوا —

مہاراجہ ہولکر ناراض ہو کر لنڈن سے پیرس آ گئے۔ وہ شاکی ہیں کہ جیوبلی پر اُن کی شان کے شایان برتاؤ نہیں کیا گیا۔ مہاراجہ مارواڑ کو لنڈن جیوبلی پر حضور قیصرہ ہند نے لفٹنٹ کرنل کا خطاب عطا فرمایا۔ ہائی کورٹ کے وکلا نے عرضی دی ہے کہ اُن وکلا کو جو ہائی کورٹ میں ایک مدت سے کام کر رہے ہیں بیرسٹری کے حقوق دیئے جاویں۔ مرشد آباد کے نواب کو حضور وایسرائے نے احتشام الملک رئیس الدولہ امیر الامرا مہابت جنگ کا خطاب عطا فرمایا۔ امریکا کے ایک مشہور ڈاکٹر نے یہہ بات دریافت کی ہے کہ محکمہ تار برقی کے ملازموں کو ایک مرض ہو جاتا ہے جس میں اُنکے ناخن جھڑ جاتے ہیں۔ ڈائنامیٹ سے علاوہ ایک اَور اُڑانے والی چیز ایجاد ہوئی۔ بسبب خراب ہونے سڑک کے ڈاک فیروزپور کے رستہ آتی جاتی ہے کیونکہ اس رستہ ٹرین گذر نہیں سکتی۔ ایک پُل بھی بہ گیا ہے۔ ضلع منٹگمری میں دو سکھوں نے ۳ ہزار کی چوری کی جو پاک پٹن کے اسٹیشن پر پکڑے گئے۔ جیوبلی کے دن لندن میں ۷۰ ادیسی ماسوائے رئیسوں کے حاضر تھے۔ شہر بمبئی کے بڑھانے کی تجویز درپیش ہے اس بات سے لوگ خوش ہیں۔ کہ سر لیپل گرفن ہندوستان سے ائرلینڈ کو ہمیشہ کے لئے جاوینگے۔ پارسی تھیئٹر کمپنی لاہور میں ایک تھیئٹر ہال تعمیر کرنے کی تجویز کر رہی ہے۔ باوا ادھے سنگھ ملازم ریاست فرید کوٹ نے خالصہ اخبار لاہور پر نالش لائبل کی سخت شکایت ہو کہ سیال کوٹ خیراتی ہسپتال میں غریبوں

کے حال پر رحم نہیں کیا جاتا۔ جونپور کی شاہی مسجد کو حکام بندوبست نے گورنمنٹ کی ملکیت قرار دیا۔ ۱۶ مئی سنہ کو خفغو چین شہنشاہ کنگسو بعمر ۵۱ سال تخت چین پر متمکن کئے گئے۔ جھنگ میں بلاناغہ ہر روز تیرہ و تار آندھیاں آتی ہیں جون و جولائی میں مشکل سے کوئی دن خالی گیا ہوگا۔ بارش تا منوز نہیں ہوئی۔ انگلنڈ میں امساک بارش کے سبب بہت اضلاع پر بُرا اثر پڑا ہے۔ روسی فوجیں ظفریوں کے غلبہ کی منتظر ہیں۔ تاکہ اپنا کام شروع کریں۔ ۱۰ دائم الحبس برہمیوں نے جیلی نہ سنڈالی میں غدر کیا۔ جشن جیوبلی میں آئرلنڈیوں میں سے کوئی نہیں شامل ہوا۔ امریکہ میں ایک تختہ کا غدر ۷ انچہ چوڑا پونے آٹھ میل لنمبا وزنی ۲ ہزار ۵ سو پونڈ تیار ہوا۔ دہلی میں ۱۲ سیر وزن کا قرآن چھپا ہے۔ ٹامس کلارک محکمہ پیپر کرنسی بمبئی پر ۱۲ ہزار کا غبن ثابت ہوا۔ ہائی کورٹ الہ آباد نے آوارہ سانڈوں کی نسبت فیصلہ کیا ہے کہ یہہ جائیداد عام ہے جسکا جی چاہے ذبح کرے تا بیچے۔ کوئی گرفت نہیں۔ جیپور میں آتشزدگی سے ہزار ہا مکان تباہ ہوئے۔ اس روشنی کے زمانہ میں موضع چونسوں کے کسی جوان کو پری اُڑا لے گئی۔ ملتان میں دو گاڑیوں کے ٹکرانے سے ایک آدمی جان سے گیا دو زخمی ہوئے۔ روس نے وسط ایشیا کی خبروں کے ظاہر کرنے کی سخت ممانعت کر دی ہے۔ ایسے مجرم کی سزا ضبطی جائیداد اور جلاوطنی مقرر کی ہے۔ امیر نے حکم دیا ہے کہ جو یہاں کی خبر بیان کرے جان سے مارا جاوے۔ بجنور میں خوب بارش ہوئی۔ کل دنیا میں فی منٹ ۶۷ آدمی مرتے ہیں۔ اور ۷۰ پیدا ہوتے ہیں۔ رائے دی گئی ہے کہ جیوبلی پر ولایت کے خطوط کا محصول ۲ کرنا چاہئے۔ مدراس فری چرچ کے مشہور پادری راج گوپال صاحب فوت ہو گئے۔ سنہ ۱۸۵۰ء میں اُنہوں نے انگلنڈ جا کر حضور قیصرہ ہند کے روبرو وعظ کیا تھا۔ کوکٹ ہند میں لکھا ہے کہ دیسی مسیحی عورتوں نے ولائتی لیڈیوں کیطرح گون اور برٹ پن لگانا شروع کیا ہے۔ بعض اِن عورتوں میں ایسی بھی ہیں کہ اگر اُن سے گون کے سیل پوچھیں تو بغلیں جھانکتی ہیں۔

جب سر میں علم ہوتا ہی۔ تو کپڑا بھی اچھا لگتا ہی۔ اگر گھوڑے کی زین گدہے پر رکھیں تو کیا زیب دیگی؟ (جو گو رالباس کالی لیڈیوں کو زیب دیتا ہی) +

بیت اللحم کا مبارک ستارہ پھر دکھائی دیا۔ وہی ستارہ جسنے مجوسیوں کو مسیح کی پیدائش کی خبر دی۔ جو خاص سے لیکر بیت اللحم کی سرحد تک انکا راہنما ہوا۔ اس وقت یہہ ستارہ آسمان کے شمال مغربی اُفق پر دکھائی دیا ہی۔ کہتے ہیں کہ اس ستارہ کا دورہ ۳۰۰ سو برس کا ہوتا ہی۔ ہر ۳۰۰ سو برس کے بعد دکھائی دیتا ہی مسیح کے بعد سے اسوقت تک یہہ پانچویں دفعہ دکھائی دیا ہی۔ اسکا دورہ بالکل بے معلوم ہوتا ہی۔ چند سال سے نجومی اس کی تلاش میں تھے۔ سو اب معلوم ہو گیا

کابل کی خبروں سے معلوم ہوا کہ امیر کو ایک پھوڑا یعنے دانہ کمر پر نکلا ہی۔ اُسکے معالجہ کیواسطے مرزا عبدالوحید حکیم کو حکم دیا۔ حکیم نے عرض کی کہ یہہ دانہ بہت مولنا ہی کہ دوا رگڑنے سے ضرور سخت درد کریگا۔ اور حضور مجبور فرمائینگے امیر نے حکم دیا کہ بہر صورت کوئی مرہم لگاؤ۔ حکیم نے ایک قسم کی پولٹس سفید لگائی اور بوقت ۵ بجے اپنے گھر چلا گیا۔ اتفاقاً دانہ کو سوزش ہوئی۔ اور تمام رات درد کرتا رہا۔ صبح کے وقت امیر نے قہر کی حالت میں حکیم کو گھر سے بُلا کر حکم دیا کہ اس کو قتل کردو۔ چنانچہ قتل کیا گیا۔ مخلوق سخت حیران و متعجب ہی +

نور افشاں۔ توبہ توبہ ایسے وحشی صفت اور خونخوار کے ہاتھ میں حکومت بھیڑیئے کو بھیڑوں کا نگہبان مقرر کرنے والی بات ہی۔ اور ہماری عادل و رحمدل گورنمنٹ اُس کی پرورش کرتی ہی +

سیام میں عورت مرد کا عجیب تعلق ہی۔ اگر کوئی شخص قماربازی میں اپنے تئیں ہار دے۔ تو وہ اپنی جورو کو مجبور کر سکتا ہی۔ کہ روپیہ دیکر رہا کرائے۔ جب اُسنے رہا کرایا۔ تو وہ جورو کی ملکیت ہوا۔ جب چاہے فروخت کرے۔ چند روز ہوئے ایک عورت نے اپنے شوہر کو ایک مکان ایک گائے اور ۳۰ ٹکل سکہ چاندی کے عوض فروخت کیا

پمیتی از مرگ واو یلا بمبئی میں ابھی سے خطرہ ہو گیا۔ کہ جنگ روس پر سب سے پہلے وہی شہر لوٹا جائیگا +

دہلی میں تھانہ سبزی منڈی میں سکھوں نے سور کا گوشت لاکر تھانہ کے مکان کے اندر پکایا۔ اور کھا پیکر ہڈیاں وہاں پھینکدیں۔ مسلمان اس سے پیچ و تاب کھانے لگے۔ جل بُھنکر افسر پولیس کو اطلاع دی۔ افسر پولیس نے آکر ہڈیوں کا ملاحظہ کیا۔ اور ہڈیں پھینکوا دیں۔ خیر گذری کہ کسیطرح کا فساد نہیں ہوا +

روسی ریلوے وسط ایشیا کا انتظام نہایت درستی وخوبی و خوش اسلوبی سے کیا جا رہا ہی۔ پانی ہر ایک اسٹیشن پر افراط سے ملتا ہی۔ گاڑیوں میں عمدہ پنکھیں ہیں۔ مسافر نہایت آرام سے آپمیں بیٹھ سکتے ہیں۔ خاص نہانے کے لئے بھی گاڑی مقرر ہی۔ عورات کے لئے علیحدہ گاڑیاں ہیں۔ زائرونکے لئے کتابیں تصنیف کی گئی ہیں۔ کہ بذریعہ ریل کہاں کہاں زیارت کو جاسکتے ہیں +

سرکاری خبریں

موصول مطبع

اضلاع حصار و دہلی و انبالہ و جالندھر و لاہور و راولپنڈی میں بارش ہوئی۔ اور سیالکوٹ و ملتان و شاہپور و پشاور میں بارش کی بہت ضرورت ہی۔ صحت عمدہ ہی لیکن دہلی و انبالہ و لاہور و پشاور میں مرض ہیضہ کی چند واردا تیں ہوئیں۔ نرخ اجناس حصار و انبالہ و امرتسر و ملتان و راولپنڈی میں بدستور ہی۔ اور ڈیرہ اسمعیلخاں میں قریباً بدستور ہی۔ اور دہلی و فیروزپور و شاہپور و پشاور میں گراں ہوتا جاتا ہی و جالندھر و لاہور میں رو بگرانی ہی و سیالکوٹ میں ارزاں ہوتا جاتا ہی قلبہ رانی فصل خریف دہلی میں شروع ہو گئی ہی اور اراضیات چاہی میں نیز ڈیرہ اسمعیلخاں شروع جالندھر و لاہور میں قلبہ رانی ہو رہی ہی۔ کاشت فصل خریف انبالہ و راولپنڈی میں شروع ہو گئی ہی اور پشاور میں کاشت ہو رہی ہی اور ملتان میں بسبب امساک بارش کسی قدر رک گئی ہی۔ ضلع سیالکوٹ میں کاشت فصل خریف شروع نہیں ہوئی۔ شاہپور میں چارہ کم ہی +

اخبارات تار برقی

سینٹ پیٹرز برگ۔ ۵۔ جولائی۔ مسٹر ویسٹ رجو لنڈن سے یہاں واپس آگئے ہیں مسئلہ حد افغانستان کے تصفیہ کی جو باہمی باتوں پر مبنی ہوگا عنقریب توقع کیجاتی ہی۔ +

بمبئی۔ ۷۔ جولائی۔ بمبئی گزٹ کے نامہ نگار لنڈن نے حسب ذیل تار برقی بھیجی ہی۔ مہاراجہ صاحب ہلکر اس طریقہ سے برہم ہوئے ہیں جس میں اُنکے ساتھ جشن جوبلی کے متعلق برتاؤ کیا گیا ہی اور اسیوجہہ سے وہ دفعتاً انگلستان سے روانہ ہو گئے اور جو برتاؤ اُنکے ساتھ ہوا ہی اُس سے نہایت ناراض ہیں +

ہر ہائینس امپیریل انسٹیٹیوٹ کا بنیادی پتھر رکھے جانے کی رسم میں شامل نہیں ہوئے تھے باضابطہ طور پر جو جواب اس عدم شراکت کا اُنہوں نے دیا وہ یہہ تھا کہ وہ سخت طور پر علیل تھے لیکن میں عمدہ سند پر سنتا ہوں کہ اصلی وجہہ یہہ تھی کہ جس طریقہ سے عہدہ داران نے اُنکے ساتھ برتاؤ کیا اُس سے وہ ناراض تھے۔ ہر ہائینس خیال کرتے ہیں کہ جو اعزاز اُنکا بحیثیت ایک سربرآوردہ ہندوستانی ملکدار ہونے کے واجب تھا وہ نامبردگان نے نہیں کیا ہی +

نیز میں سُنتا ہوں کہ دوسرے ہندوستانی رئیسوں کو بھی یہہ خیال ہی کہ جوبلی کی کل رسوم و عام میں اُن کو خفیف کیا گیا ہی۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک ہندوستانی رئیس برٹش باجگذار نہیں ہی اور کہ اہل انگلستان نہیں جانتے کہ کس طریقہ سے اُنکے دلوں کو قابو میں لائیں

ترنوا ۵ جولائی۔ گرینڈ سوبرنجی پنجشنبہ کے دن تخت بلگیریہ کے لئے ایک امیدوار منتخب کرنے کے سوال پر بحث کریگی۔ انتخاب مذکور غالباً جمعہ کے روز عمل میں آئیگا +

لنڈن ۶ جولائی۔ مہاراجہ صاحب ہلکر پیرس کو روانہ ہو گئے ہیں۔ +

لنڈن ۶ جولائی۔ کل رات ہوس آف لارڈز میں لارڈ سالسبری نے ایک سوال دربارہ منظوری معاہدہ انگلستان و ٹرکی کے جواب میں فرمایا کہ اسوقت تک تو سلطان نے منظوری دینے سے انکار کیا ہے +

سر ایچ ڈرمنڈ ولف ۱۱ ماہ حال کو قسطنطنیہ سے روانہ ہونگے +

لودیانہ

الحمد للہ کہ ۱ تاریخ باران رحمت نازل ہوئی ایسی موسلا دھار کہ آن کی آن میں پانی ہی پانی کر دیا۔ ۳ گھنٹہ برابر ایک ہی تار رہی۔ اب ہوا سرد اور آسمان صاف ہے +

مینوسپل کمیٹی کے نئے ممبروں کے الکشن کی کارروائی شروع ہو گئی ہے۔ ۲۰ جولائی کو ووٹ لئے جائینگے +

ہم پبلک اور خصوصاً رعایا لودیانہ کو اسطرف دلانا چاہتے ہیں کہ اسوقت وہ عقل و ہوش سے کام لیویں۔ ناخواندہ اور سب نکمیوں یعنی ایسے آدمیوں کی بابت رائے دیویں۔ جس سے ملک اور قوم کو فائدہ پہنچے۔ کسی اجہل اور ناخواندہ شخص کے دباؤ میں آکر اپنے ضمیر کے خلاف کارروائی نکریں ورنہ پچھتاوینگے اور امیدواروں کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ لیاقت اور شرافت اور ایمانداری سے اس عہدہ کو حاصل کریں۔ رشوت اور خوشامد سے پرہیز کریں +

چونکہ پادری سی۔ بی نیوٹن صاحب پریزیڈنٹ مینوسپل کمیٹی نے ممبر ہونے سے انکار کیا اور عیسائیوں میں سے ایک ممبر کا ہونا ضروری ہے۔ سو بجائے اُنکے مسٹر ایم۔ وِیلی کو منتخب کیا گیا ہے۔ تمام عیسائی اُنکی نسبت اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں یہہ انتخاب کئی وجہ سے (جنکا ذکر ہم اور کسی موقعہ پر کرینگے) نہایت مناسب معلوم ہوتا ہے کیا بلحاظ لیاقت اور کیا بلحاظ شرافت لودیانہ کے مسیحیوں میں معزز ہیں۔ اور غیر اقوام میں بھی ہر دلعزیز ہیں +

بڑے تعجب کی بات ہے۔ اس موسم میں بھی سڑی گلی ترکاریاں خصوصاً خربوزے عام طور پر بازار میں فروخت ہوتے ہیں ہمیں بخوبی معلوم ہے کہ داروغہ صفائی کو مینوسپل کمیٹی کی طرف سے ابھی گرفتاری کے اختیارات دئیے گئے۔ پھر نہ معلوم کس کی غفلت سے ایسی بے احتیاطی عمل میں آتی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ داروغہ صاحب توجہ مبذول فرماوینگے۔

روشنی کا انتظام تو البتہ عمدہ ہے۔ مگر اکثر لیمپ کی چمنیوں کے سیاہ ہونے کے باعث روشنی کم ہوتی ہے۔ اگر چمنیاں ہر روز صاف کیجاویں۔ تو کیا ہرج ہے +

صفائی شہر کی بعض بعض کوچوں کے سوائے قابل تعریف ہے +

نوٹس

ہم بار بار لکھ چکے کہ گمنام خطوں سے ہمیں کیا کام۔ بیفائدہ زر و دادن و دردسر خریدن۔ نام لکھا کیجئے۔ کچھ شرم نہیں۔ ایک مہربان کا خط مقام ڈگسی سے آیا جسمیں ۱۳ ا[illegible] کے بحث ہیں۔ گمنام ہے۔ معلوم پڑتا ہے نام لکھنا بھول گئے مہربانی سے مطلع فرماویں +

ایڈیٹر

نظم

تصنیف منشی طالب الدین ابراہیم متخلص طالب اپوسٹل انڈیا

الہی مجھے بخش آب حیات	کہ تا موت ابدی سے پاؤں نجات
مجھے بخشہ موت سے تو چھڑا	کہ ہو موت کا ہاتھ مجھ پر پڑا
گناہ میں گذری میری زندگی	نکی میں نے کچھ بھی تیری بندگی
گناہگار ہوں میں گناہگار ہوں	کہ بار گناہ سے گران بار ہوں
ہوا ہوں میں قیدی حرص و ہوا	بجز اسکے دے کون تیرے سوا
میں صحرا و جنگل بھٹکتا پھرا۔	مجھے اسطرف بار بردن کے لا
گناہ سے ہو دل میرا نفرت نشان	کر آنکھوں سے ہوں غم کے آنسو رواں
اندھیرا ہے دل کا تب دور ہو	جو روح القدس کا ذرا نور ہو
مصر میں ہوئے قید فرعون کے	چھڑا دے بجز کون ہارون کے
لیا شکم میں ماہی یونس سنبھال	دیا تو نے یوسف کو چاہ سے نکال
بچایا تھا موسیٰ کو جس آب سے	ڈبایا تھا فرعون اُسی آب سے
نوح جسنے کشتی میں آکر پناہ	گیا ڈوب طوفاں میں تیری پناہ
نہ ہو جاؤں قہر خدا سے غریق	فلک تم ہو دریائے رحمت غریق
عزازیل ہر دم لگا اسنے	وہ لیجائیگا آن کی آن میں
ہو رحمت کے جلوؤں کا جھجکان	میں جاؤں جہاں جاتی ہیں مومنان
گناہوں کا اقرار و توبہ کروں	میں توبہ کروں اور ایمان دھروں
کہوں اے مسیحا بچا تو ہی لے	رہوں ابدی تیرے نقش ہو بہ
سوا تیرے میرا نہ چارہ کہیں	نہیں ہے نہیں ہے نہیں ہے نہیں
نوشتہ انجیل میں خوش بیان	جناب یوحنا ہی گوہر فشان
کہ اک دن مسیحا کلام خدا	وہ تعلیم دیتے رہے برملا
صدوقی فریسی جمع ہو کے آئے	ایک عورت وہاں زانیہ کو لئے
کہا اس گھڑی ہم جو لائے ہے	بُرے وقت پر ٹھیک پائے ہے
حکم سنگساری کے موسیٰ دئے	جو ہو آپ کی رائے فرمائیے
غرض اُنکے دل کا تھا یہ امتحان	کسطرح ہم اسکو پکڑینگے یہاں
اگر چھوڑ دینے کو اسنے کہا	کہینگے کہ تو دوست ہے زانیہ
اگر حکم دیویگا پتھراؤ کا —	کہینگے کہ تو شافی کیونکر ہوا
خداوند دلوں کو جو ہے جانتا	فریب و مکر سب کے پہچانتا
بلاشک وہی عالم الغیب ہے	کہ جسکا عدل رحم بے عیب ہے
اسکو عدل کی ہے معلوم راہ	شفاعت کرے کسکو دیو سزا
سزا دینے لائے عفو کر دیا	پکڑ اُن کو اُنکے مکر سے لیا
زبان پاک سے اُسنے فرما دیا	کسی نے جو تم میں نکی ہو خطا

باقی